رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا (عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

خدا تعالیٰ نے ابات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ ... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

مضامین بنام اڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینجر الفضل
قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے
پتہ پر ہو
چندہ غیر ممالک سے سات روپے
(معہ)

قیمت سالانہ پیشگی چھ روپے

جلد ۲ — مورخہ ۱۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲۱ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۵۱

مدینۃ المسیح

حضرت مصلح موعود بفضل ربی الودود مع اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہیں۔ حضور نے قبل از خلافت نماز اور اسکے پڑھنے کے طریق پر ایک رسالہ لکھا تھا وہ انگریزی میں چھپوا لیا گیا ہے۔ اور سردست مفتی محمد صادق صاحب نے قریباً ایک ہزار بلاد یورپ میں بھجوا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو مشکور کرے۔ اور حضور نے جو ٹریکٹ بنگالی زبان میں چھپوایا تھا۔ بنگال میں اس کا توقع سے بڑھ کر اثر ہوا ہے۔ اور مختلف خطوط دریافت حالات کے لئے آرہے ہیں ۔

(ب) صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نہایت اہم تالیف میں بڑی توجہ سے کام کر رہے ہیں (ج) صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب آجکل عربی تعلیم کی طرف زیادہ متوجہ ہیں (د) پچھلا الفضل دو دن بوجہ پریس کے بگڑ جانے کے لیٹ ہو گیا تھا۔ مجبوری ۔

تازہ خبریں

ضمیمہ سول ملٹری

—۹ اکتوبر لنڈن کا تار مظہر ہے کہ شاہ رومانیا فوت ہو گئے ۔

—لنڈن کی خبر ہے کہ جرمنوں نے ۴۲ سینٹی میٹر کی کئی توپیں دردانیال اور باسفورس پر لگا دی ہیں ۔

—پانچ لاکھ کے قریب بلجیئن ہالینڈ میں بھاگ کے چلے گئے

—ریوٹر کو خبر ملی ہے کہ شاہ بلجیم خود انٹی ورپ میں جرمنوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

—لنڈن کی خبر ہے کہ جرمنوں نے انٹی ورپ کا ۲۰۰ توپوں سے محاصرہ کیا ہے۔ جنمیں ۲۸ اور ۲۰ اور ۴۲ سینٹی میٹر کی توپیں ہیں

—انٹی ورپ کے نزدیک کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جمعرات کو شہر کے سر ہونے کے تمام نشانات ظاہر تھے۔ جب جرمنوں نے فورٹ ویلہن کو لیا تو شہر کے پانی کے ذخیرے کو تباہ کر دیا۔ پہلے لوگوں کے بڑھنے کے بعد اہالیانِ شہر خوف زدہ ہو گئے۔ بہت سی بلجیموں سے پُر ریل گاڑیاں لنڈن گئیں ۔

—انٹی ورپ کے پچاس تیل کے تالاب جلا دئے گئے۔ تمام شہر نصف رات کو جلتا ہوا معلوم ہوتا تھا ۔

انٹیورپ کے فتح کی پہلی خبر۔

—لنڈن سے مارننگ پوسٹ خبر دیتا ہے کہ اسکو قابل اعتبار ذریعے سے خبر ملی ہے کہ انٹیورپ سر ہو گیا ۔

—ایمسٹرڈم کی خبر ہے کہ انٹیورپ کی غیر سرکاری خبر ہے کہ شہر سر ہو گیا ۔

—جرمنی۔ برلن کی سرکاری خبر ہے۔ کہ شہر انٹیورپ سر ہو گیا۔

—جرمنی کا شاف اس امر کا مدعی ہے کہ شہر اب انکا ہے

—متحدہ افواج نے گذشتہ دو دنوں میں دشمن کے ۱۶۰۰ - آدمی گرفتار کئے ہیں۔ اور کوئی نئی بات نہیں ہوئی ۔

—روسی سپاہ لومزا (پولینڈ) سے فوج کشی کر کے ملک (سرحد پروشیا) میں پہنچ گئی ہے ۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)

جنگِ یورپ

تنگھائی کنٹنجنٹ - صیغہ جنگ نے تنگھائی کے ۱۲۰ - آدمیوں کا برٹش کنٹنجنٹ میدان جنگ کے لئے منظور کر لیا ہے - برٹش قوم ان کے راستہ کا خرچ ادا کریگی ؎

مفرورین انٹورپ پر گولہ باری (لنڈن ۸ - اکتوبر) جرمنوں نے بھاری اتوار سے شہر انٹورپ پر گولہ باری شروع کر دی ہے - ابتدائی گولے انٹی ورپ کے جنوبی حصے میں پھٹے - باشندے خوف و اضطراب سے بھاگ گئے اس اثناء میں ایک زیپلن نے جو قلعوں کے اوپر منڈلا رہا تھا چند بم پھینکے - ہوبوکن کے تیل کے تالابوں میں آگ لگ گئی - مگر وہ فوراً خالی کر دیئے گئے - جس سے شہر آتش زدگی سے محفوظ رہا - بعدہٗ جرمنوں نے شہر کے شمال مشرقی حصے پر گولہ باری کی - بیجیم کے نوح کو اس آتش فشانی سے سخت نقصان پہنچا ہو گا - جرمن چہار شنبہ کو دریائے شیلٹ کو عبور کر چکے ہیں - اور ٹرمونڈی اور ڈیرلان میں اب چھوٹے چھوٹے جرمن دستے رہ گئے ہیں - انٹی ورپ کی عدالت گاہ گولہ باری سے کسی قدر جل گئی ہے - انٹورپ کے چڑیا گھر کے شیر اور حشرات الارض اور سانپ اس خوف سے کہ ہیں یہ چھوٹ کر گزند نہ پہنچائیں - ہلاک کر ڈالے گئے - جرمن سپاہ ٹرن ہوٹ واقعہ ڈچ سرحد میں داخل ہو گئی ہے - گولہ باری جاری ہے - جرمن انٹی ورپ میں بم پھینک رہے ہیں جس سے مکانوں میں آگ لگ رہی ہے جنوب سے عدالتوں کی عمارات تک شہر کا قلعہ آگ لگنے سے شعلۂ آتش بن رہا ہے -

تازہ سرکاری رپورٹ - (لنڈن ۹ - اکتوبر) ایک جرمن آلہ پرواز نے سینٹ ڈینزر پر دو بم پھینکے (یہ پیرس سے دو میل ہے)

شب خون (لنڈن ۹ - اکتوبر) ۷ - اکتوبر کو مشرقی جرمنی کے محاذ پر جنگ میں روسیوں نے شب خون مار کر بکلا جیو کے متصل ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا - تیز کئی توپیں بھی ہاتھ آئیں ؎

انٹورپ پر حملہ (لنڈن ۷ - اکتوبر) بہت سے لوگ انٹورپ سے نکل کر ڈچ (ہالینڈ) کے علاقہ میں چلے گئے دوپہر کو بلجیئن گورنمنٹ اوسٹنڈ کو منتقل ہو گئی ؎

جرمن تارپیڈو بوٹ غرق ہوا - ایک جرمن تارپیڈو کشتی جو دریائے ایما کے دہانہ کے پاس گشت کر رہی تھی دفعۃً بھبک سے اُٹھنے والے مادہ کے مشتعل ہونے کی آواز ہوئی اور کشتی چکر کھا کر غائب ہو گئی ؎

(لنڈن ۷ - اکتوبر) جرمن کروزر کارموں اور دو گنبوٹ خلیج کیاچو میں غرق ہوئے ؎

جرمنوں کا سخت نقصان - جرمن نقصان بہت زیادہ ہوا ہے - اگرچہ جانوں کے نقصان کی صحیح تعداد کا بتانا مشکل ہے تاہم اس کا ساڑھے تین لاکھ سے چار لاکھ تک کا تخمینہ کیا جا سکتا ہے ؎

رومانیا اور جنگ (کلکیہ ۷ - اکتوبر) شاہ چارلس والی رومانیا اور اس کے وزراء کے مابین سخت ناچاقی پھیلی ہوئی ہے -

جرمن سوشلسٹوں کا اعلان - سوشلسٹوں کی طرف سے اعلانات برلن دیواروں پر چسپاں پائے گئے ہیں جن کا عنوان یہ ہے کہ "ہم صلح دامن چاہتے ہیں"

(لنڈن ۸ - اکتوبر) مغرب میں جرمن افواج ۲۲ اکٹو اور ۱۸ ریزرو کوزر سے مرکب ہیں -

جرمن قیدیوں کا سر کیوں نہیں اُڑایا جاتا - مراکو کی رجمٹ کے ایک افسر نے بیان کیا کہ میں اپنے ۸۲ زخمی سپاہی پیچھے ایک غلہ خانہ میں چھوڑ آیا تھا جسے جرمنوں نے ڈائنامیٹ سے اُڑا دیا اور فائر کئے - اور یہ کہ اس کے سپاہیوں کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کیوں مراکو اور افریقہ کے طریقہ کے مطابق جرمن قیدیوں کا سر نہیں اڑایا جاتا -

البانیا میں بدنظمی (لنڈن ۷ - اکتوبر) مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار رومانیا کا بیان ہے کہ اسد پاشا نے اپنے آپ کو البانیا کی عارضی گورنمنٹ کا پریزیڈنٹ منتخب کرا لیا ہے اور دس ہزار سپاہ کے ساتھ ڈورانزو کے جنگی مواقع پر قابض ہے یہ پرنس آف ویڈ کے محل پر متصرف ہو گیا ہے اور اس نے آسٹریا کے خلاف رویہ اختیار کیا ہے - بمالیکہ اٹلی سے اظہار عقیدت کر رہا ہے -

بھرتی - ۸ - اکتوبر - ولایت میں بھرتی کا کام بسرعت جاری ہے - ۷ لاکھ کی اور فوج مرتب ہونے لگی ہے - تھوڑے دن تک دس لاکھ کے بھرتی ہو جانے کی امید ہے - ڈرہم میں ۱۵ - پلٹنیں مرتب ہو چکی ہیں ؎

اٹلی - بخیال ہمعصر نیر ایسٹ لنڈن اس لئے چپ ہے - کہ اس کے پاس معرکہ آرائی کے لئے روپیہ نہیں رہا - جنگ طرابلس نے درحقیقت اس کے خزانہ کو کھوکھلا کر دیا ہے اگر یہ صورت نہ ہوتی - تو اطالوی حکومت بلا شبہ روس و فرانس و انگلستان کی نہ صرف زبانی بلکہ عملی تائید پر تیار ہو گئی ہوتی ؎

جرمن اخبارات کا لہجہ اب بدل گیا ہے اور وہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ انگریزی و فرنچ افواج کا متحدہ دباؤ خطرناک ہے - ۹ - اکتوبر گوبن اور بریسلا کی قیمت چھ کروڑ مقرر ہوئی ہے ؎

للی کے مغربی علاقہ میں جنگ - ٹائمز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے، کہ للی کے مغربی علاقہ میں گھوڑ سوار افواج میں سخت جنگ ہونے کا یقین غالب ہے - اور ہماری کامیابی کی پوری اُمید ہے کیونکہ جنرل الینبی کے کمان میں جو فرانسیسی اور انگریزی سپاہ ہے وہ نہایت اعلےٰ ہے اور اس بڑی جمعیت کے ایک دوسرے سے دست گریبان ہونے کا نتیجہ اور مقام بروسلز اور بلجیئم کا واپس حاصل کرنا ہے یہ میدان جنگ انٹورپ سے ۷ میل کے فاصلہ پر ہے

ہندوستانی زخمیوں کے لئے اپیل (لنڈن ۹ - اکتوبر) ارل رابرٹ ایک خط اخبارات میں زخمی ہندوستانی سپاہیوں کے لئے گرم کپڑوں اور مارسلز اور الگزینڈریا میں ان کے لئے ہسپتال قائم کرنے کے لئے روپیہ کی فراہمی کے لئے چھپوائے ہیں - اس فنڈ کے جمع کرنے کے لئے کمیٹی بنائی گئی ہے -

جرمن قیدی بھاگ گئے - (۹ - اکتوبر کولمبو) جرمن قیدی جو کہ راگاما کیمپ میں زیر حراست تھے بھاگ گئے - مگر پولیس نے پیچھا کر کے انہیں پھر ایک جرمن فرم کی چار دیواری سے گرفتار کر لیا ہے - اور اُنکے دو لیڈر جرمن کیمپ کو بھیجے جانے والے ہیں ؎

ہندوستان

نئی لائنیں - لاہور سے اجنالہ و گورداسپور تک ۷ - میل - اجنالہ سے امرتسر تک ۱۷ - میل - گورداسپور سے بوٹاری تک ۳۷ میل - بوٹاری سے ہری کے پتن ۴۲ میل - ان چار ریلوے لائنوں کی تعمیر کی اجازت ریلوے بورڈ سے مل گئی ہے ؎

ہنگامہ بج بج - بنگال گورنمنٹ نے حالات متعلقہ ہنگامہ کی تحقیقات کے لئے مسٹر ہیکنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑا کو مقرر فرمایا ہے مگر یہ ابھی معلوم نہیں ہوا کہ آیا یہ تحقیقات بروئے ضابطہ فوجداری مجسٹریٹی اختیارات کے رو سے ہوگی یا محض انتظامی صورت میں ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۳ - اکتوبر ۱۹۱۴ء

”بنگرے قوم نشانہائے خداوند قدیر“

جنگ یورپ کے ہولناک واقعات اور اس کی روزانہ خبریں اس پیشگوئی کی تصدیق کر رہی ہیں جو بہت پہلے کھلے کھلے الفاظ میں کیگئی تھی۔ جرمن اپنے تین چار لاکھ آدمی ضائع کر چکا ہے روس نے اسّی لاکھ فوج میدان جنگ میں جمع کر دی ہے۔ لڑائی نہ صرف زمین پر ہے بلکہ ہوا میں بھی ہے۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ انسان اتنے ساز و سامان کے ساتھ میدان کارزار میں آیا۔ تمام دنیا کی تجارت پر اس کا ایسا اثر پڑا ہے کہ کوئی متنفس ایسے محسوس کرنے سے خالی نہیں ہے جو لوگ دنیا سے قطع تعلق کے مدعی ہیں وہ بھی چلا اُٹھے ہیں۔ پوپ پائس دہم یہ کہتا مر گیا کہ مجھے اس جنگ نے مار ڈالا۔ اور جدید پوپ نے کہا کہ میں اس خونریزی کے دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتا باوجود ان حالات کے ہندوستان سے ایک دو صدائیں اُٹھیں۔ کہ پیشگوئی تو زلزلہ کے بارے میں تھی نہ کہ جنگ کے لئے حالانکہ جنگ سے بڑھ کر کیا زلزلہ ہوگا۔ پھر پیشگوئی کے الفاظ تو یہ بھی ہیں کہ:- ”کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں“ اس میں تو بھونچال کا نام نہیں۔ پھر الوصیت ۱۹۰۵ء میں تو آپ نے یہ فرمایا تھا:-

”حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئینگے۔ اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور زمین کو تہ و بالا کر دینگے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پھر وہ جو توبہ کرینگے اور گناہوں سے دستکش ہو جائینگے۔ خدا ان پر رحم کریگا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لینگے۔ اور ان راہوں کو اختیار کرینگے جو خدا کو پسند ہیں انکو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا۔ تا مجرم نیکو کاروں سے الگ کئے جاویں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے × × × × × ضرور کہ آسمان کچھ دکھادے۔ اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ:- **کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اُترینگی**۔ کچھ تو اس میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد۔“

اب منصف مزاج خدا ترس ناظرین ۱۹۰۵ء سے لیکر آج ۱۹۱۴ء تک کے واقعات پر نظر کریں کہ آیا کئی حوادث ظاہر ہوئے ہیں یا نہیں۔ اور آیا کئی آفتیں زمین پر اُتری ہیں یا نہیں۔ کیا طاعون اور ہیضے کے ذریعہ موت نے اپنا دامن پھیلایا یا نہیں اور کیا آنے والے زلازل و مصائب نے بہتوں کی زندگی کو تلخ کیا یا نہیں اور کیا موجودہ جنگ نے قیامت کا نمونہ دکھایا یا نہیں۔ اور کیا زور آور حملوں سے خدا کے مامور کی سچائی ظاہر ہوئی یا نہیں۔ پُرانے واقعات کو اگر بھول گئے ہو تو ۹۔ اکتوبر کے تازہ بھونچال ہی سے خدا کی جناب میں تضرع کرو۔ دہرم سالہ سے آج ایک چٹھی آئی ہے اسمیں لکھا ہے کہ ۸½ بجے **سخت زلزلہ** آیا اور پانچ چھ مکان گرے ایک لڑکی مری اور **تمام مکانات ضرب کھا گئے**۔ لاہور کا ہندو اخبار مفصلہ ذیل الفاظ میں اس حادثہ کی خبر دیتا ہے:-

”یکایک ایک زبردست بھونچال محسوس ہوا اور لاہور کے در و دیوار مع باشندگان کے بید کی طرح کانپنے لگ گئے۔ اور سب نے پرماتما کے حضور میں اپنے گناہوں کی معافی کے لئے عاجزانہ التجا کی۔ چنانچہ ایک دو پُرزور جھٹکے آکر پہلا زلزلہ ختم ہوگیا × × × × مگر جونہی کہ نو بجنے میں آٹھ منٹ باقی تھے دوسرا بھونچال محسوس کیا گیا۔ اور اس کے ابتدائی **زبردست جھٹکوں نے اپریل ۱۹۰۵ء کے بھونچال کی یاد دلائی**۔ ممکن ہے جاپان وغیرہ میں منٹ منٹ کے بعد بھی بھونچال آتے ہوں مگر ہندوستان میں ایک گھنٹہ کے اندر دو بھونچال آنا خاص بات ہے۔“

ہمیں خوب یاد ہے کہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد کہا گیا تھا اور کہا بھی ماہران فن نے تھا کہ اب سو برس تک کوئی زلزلہ نہیں آسکتا۔ مگر اس کے بعد ہی جیسا کہ خدا کے کلام نے خبر دی تھی پُرزور زلزلے آئے اور پھر یہ زلزلہ آیا۔ بے باک انسان کہیگا جانوں کا نقصان تو نہیں ہوا۔ اُسے خدا کے حضور شکر کرنا چاہیئے کہ عذاب آیا اور خدا کے رحم نے بچالیا اُسے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کیونکہ باساء و ضراء۔ جو کسی سول کے آنے پر آتے ہیں۔ وہ تضرع پیدا کرنے کے لئے ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون ہم نے تم میں سے پہلی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے پھر ان کو باساء والضراء میں پکڑا تاکہ وہ تضرع کریں اب جو ایسے موقعہ پر تضرع نہیں کرتا بلکہ قد مس اٰباءنا الضراء والسراء کہتا ہے وہ غور کرے کہ آیا یہ قول کسی مسلم کا ہے حضرت اقدس (میری مُراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ کیونکہ یہ لفظ انبیاء علیہم السلام اور خدا کے خاص برگزیدوں اور موعودوں کے لئے مخصوص ہے) کے انکار میں ایسے کلمات مُونہہ سے نکالنا جو کفار کے منہ سے نکلنے چاہئیں حد درجہ کی بے باکی ہے۔ اخیر میں اس آیت پر یہ مضمون ختم کرتا ہوں فلولا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم وزین لھم الشیطن ما کانوا یعملون۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین

ضروری

[illegible]

اِنّ الدّین عند اللّٰہ

الاسلام

حقیقت اسلام

ہم نے پچھلے مضمون میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ ثابت کر دیا ہے کہ دین کے تین مختلف مراتب اور مراحل ہیں۔ ظاہری فرمانبرداری اور استسلام کو اسلام سے تعبیر کیا گیا اور معتقدات کو جو دل سے تعلق رکھتے ہیں ایمان کہا گیا اور ہر دو میں کمال حاصل کرنے کو احسان فرمایا گیا۔

ان ہر سہ الفاظ اسلام۔ ایمان اور احسان کے یہ معانی اس وقت تک اپنے اطلاق میں درست اور صحیح ہوتے ہیں جبکہ وہ مقابلۃً آتے ہیں ورنہ عموم اطلاق ہر ایک دوسرے کو اپنے اندر لے لیتا ہے۔ اور دوسرا اس کے ماتحت ہو جاتا ہے جیسا کہ اسلام کے متعلق فرمایا۔ اِنّ الدّین عند اللّٰہ الاسلام۔ ضرور اللہ کے حضور دین صرف اسلام ہی ہے یہاں اللہ تعالےٰ نے دین اور اسلام کو مساوات میں رکھا ہے۔ حالانکہ حدیث جبرائیل میں اسلام دین کی ابتدائی حالت اور ظاہری فرمانبرداری فرمایا گیا ہے یہ بات خواص الالفاظ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کہ جب الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل استعمال ہوتے ہیں تب انہیں تقلیدات آموجود ہوتے ہیں۔ دوسری آیت کریمہ میں بھی اسلام ہی کو دین بیان فرمایا گیا ہے۔ ومن یتبع غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہے وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرۃ میں زیان کاروں میں سے ہو گا ٭

لیکن ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو اصل چیز قرار دیا ہے اور اسلام کو محض استسلام بیان فرمایا ہے۔ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔ گنوار لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ بلکہ کہو ہم نے اطاعت قبول کی ہے اور ابھی تک ایمان تمہاری دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اِسلئے اس کے ساتھ فرمایا۔ ان تطیعوا اللّٰہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً ان اللّٰہ غفور رحیم۔ اگر ایسے لوگ جنھوں نے پہلے پہل صرف ظاہری طور پر اسلام قبول کیا ہے۔ اور ایمان ان کے جذر قلوب میں رچا نہیں۔ انکو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں لگے رہیں اور کسی قسم کی کوتاہی اور کمی کو کام نہ لاویں اللہ تعالےٰ انکے اعمال کے موافق انکو اجر دیگا اور اللہ تعالیٰ انکو معاف کر دیگا۔ اور انپر رحمت کریگا۔ لاریب اللہ غفور رحیم ہے۔ دوسری آیت میں جو اسی کے ساتھ ملحق ہے صاف طور سے فرما دیا کہ ایمان والے کون ہوتے ہیں۔ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ اولٰئک ھم الصادقون۔ ضرور ایماندار تو وہ ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول کو مان ہی لیتے ہیں اور کبھی شک کرتے ہی نہیں اور اپنے اموال اور انفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگا دیتے ہیں۔ یہی لوگ راستباز ہیں ٭

تیسری آیت احسان کے ساتھ اجر کو مقید کرتی ہے بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اصل بات یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اللہ کو سونپ دیتا ہے اور احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے اور اس طرح نیکی کرتا ہے گویا کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اس کا اجر اسکے رب کے پاس ہے اور انپر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے ٭

اب ہم قارئین "اسلام" سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ ضرور اس مجرب نسخہ کو ایک دفعہ اپنے اوپر آزما کر دیکھ لیں آیا تمام وہ اُمور جو کہ اسلام نے تبلائے ہیں۔ قابل عملدرآمد ہیں یا نہیں آیا وہ منتج نتائج حسنہ ہیں یا نہیں۔ کروڑوں انسانوں پر جو نسخہ برتا گیا ہو اور ہمیشہ وہ مفید اور نافع ثابت ہوتا رہا ہو تو پھر اسپر شک و شبہ کرنا سوائے احمقوں کے کس کا کام ہے عنید اور متعصب مسیحیوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ اسلام نے دنیا میں حیرت انگیز ترقی کی ہے اور قرآن شریف اپنی اس کامیابی میں ایک لاثانی اور بے نظیر کتاب ثابت ہوئی ہے وہ قوم جس نے کبھی دوسرے مذہب کا اثر قبول نہیں کیا تھا جو لوگ یہود اور نصاریٰ کے عقائد سے کبھی متاثر نہیں ہوتے تھے وہ قرآن شریف کے ماتحت آکر دنیا کیلئے مشعل ہدایت بنگئے اور انہوں نے اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کر دیا۔ وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون ان تقولوا انما انزل الکتاب علیٰ طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغافلین او تقولوا لو انا انزل علینا الکتٰب لکنا اھدیٰ منھم فقد جاءکم بینۃ من ربکم وھدیً ورحمۃ۔ ہم نے اس کتاب کو اتارا ہے۔ اس میں تمام ہدایات اور برکات اور فیوض جمع ہیں۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقوےٰ اختیار کرو تاکہ تمپر رحم کیا جاوے تاکہ تم کہہ نہ دو کہ کتاب ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی اور ہم انکے پڑھنے سے ضرور غافل تھے یا ایسا نہ ہو کہ کہدو اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے ہدایت میں بڑھ جاتے پس تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے انہوں نے اپنے اس دعویٰ کو سچا ثابت کر دیا اور یہود اور نصاریٰ سے ہدایت میں بڑھ گئے اور تمام دنیا کے لئے اُستاد اور رہبر بنگئے ٭

اب ہم ایک آیۃ کریمہ قرآن شریف سے نقل کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ کر دیتے ہیں تاکہ ناظرین کو اسلام کا خلاصہ معلوم ہو جائے اور کسی کو اسپر عمل کرنے کی توفیق مل جائے

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولٰکن البر من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر والملائکۃ والکتٰب والنبیین واٰتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون۔

اس آیت کریمہ میں حدیث جبرائیل کے تین مراحل کو بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ ترتیب کو بدل دیا ہے۔ اوّل ایمان کو رکھا ہے اسکے بعد اعمال یعنی اسلام کو اور سب سے آخر میں احسان کا ذکر فرمایا ہے کیونکہ معتقدات صحیحہ سے اعمال صالحہ پیدا ہوتے ہیں اور جبتک انسان احسان کا درجہ حاصل نہیں کرتا تب تک وہ ہر حالت عسر و یسر رنج و راحت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری نہیں کر سکتا اسلئے فرمایا اعلیٰ درجہ کی نیکی تو اس شخص کی نیکی ہوتی ہے جو اللہ آخری دن اور فرشتوں کتاب اور نبیوں پر ایمان لاوے اور رضاء مولیٰ حاصل کرنے کے لئے اپنا مال۔ رشتہ داروں۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ مسافروں اور آفت زدوں کے لئے دیوے۔ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور معاملات میں پکا ہو وعدہ کو پورا کرے اور ہر حالت بیماری و قحط اور جنگ کے وقت صبر اور استقلال سے کام لے اور اللہ کو کبھی نہ چھوڑے یہ لوگ راستباز ہیں اور یہی لوگ تقویٰ شعار ہیں ٭

باب التنقید

اسکندریہ کا کتبخانہ کب اور کس نے جلایا؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

اگر اسکندریہ کے چار ہزار غسلخانوں میں سے ہر ایک کو فی دن ایک جلد کے حساب سے بھی تقسیم ہو تو چھ ماہ کے لئے سات لاکھ اٹھائیس ہزار کتب چاہیئے تاہم اس سے اس تعداد کا پتہ تو چل جاتا ہے جو ٹالمیوں کے سب سے زیادہ شاندار عہد میں موجود تھی۔ لیکن تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وسیع ذخیرہ کو کئی صدیوں تک بے حد نقصان پہنچتا رہا ہے تو پھر اس بات کو ہم کس طرح مان سکتے ہیں کہ جب عمرو نے اسکندریہ کو فتح کیا اس وقت کتب خانہ مذکور کا کوئی حصہ موجود تھا۔ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ عربوں نے جس وقت مصر فتح کیا اس وقت عیسائی دنیا میں اسکندریہ بلحاظ شہرت اور اہمیت کے دوسرے درجہ کا شہر تھا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر کا محاصرہ قریباً ۱۴ ماہ رہا۔ اس اثناء میں ہرقل رومی شہنشاہ نے محصور شہر کو کمک اور سامان کی امداد سمندر کے راستہ سے کرتا رہا۔ کیونکہ سمندر کا راستہ اسکے جہازوں کے لئے کھلا تھا۔ جب شہر کے لوگوں نے یہ دیکھا کہ اب زیادہ دیر تک محاصرہ قائم نہیں رہ سکتا اور شہر فتح ہونے کو ہے تو بہت سے لوگ سمندر کے راستہ سے اپنا مال و متاع لے کر جتنا کہ وہ لیجا سکے۔ شہر سے بچ کر نکل گئے۔ شہنشاہ کتب خانہ کے ذخیرہ کو تو [illegible] آسانی سے تبدیل کروا سکتا تھا اور غالباً اس نے ایسا کیا بھی ہو۔ لیکن یہ زیادہ اغلب ہے کہ دو سو سال پہلے ہی کتابیں وہاں سے نکلوائی گئی ہوں جبکہ تھیوڈوسیش ثانی نے قسطنطنیہ میں اپنا کتب خانہ قائم کیا تھا کیونکہ اس مجموعہ کا اکثر حصہ ایشیائے کوچک اور مصر کی کتابوں سے ہی بنا ہوا تھا تاہم ڈریپر کی یہ رائے ہے کہ بلاشبہ عمر نے یہ حکم دیا تھا۔ اور اُس کی تائید میں وہ بیان کرتا ہے کہ "وہ خلیفہ ایک ناخواندہ انسان تھا اور اس کی صحبت میں بھی جاہل اور متعصب لوگ رہتے تھے۔" عمر کا ایسا حکم دینا بالکل خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلامی فتوحات کے زمانہ میں کتب خانہ کا اپنی پوری شان میں ہونا تو درکنار اس کا کسی خستہ حالت میں ہونے کا بھی ثبوت نہیں ملتا۔ دوسری بات جو ہمیں یاد رکھنی چاہیئے۔ وہ حفاظت کا فرمان ہے جو نبی عربی نے عیسائیوں کے بارے میں جاری کیا تھا۔ تاریخ میں ہم ان عہدناموں کا حال بھی پڑھتے ہیں۔ جو جیوا باس نیسٹورین پونٹف اور (حضرت) نبی (کریم) اور خلیفہ عمرؓ کے درمیان ہوئے تھے۔ ہم اس بات کا ذکر کر چکے ہیں کہ عمرؓ یورو شلم میں اس کی فتح کے بعد لاٹ پادری سوفرونیس کے ساتھ اس کی قدیم اشیاء کا ذکر کرتے ہوئے فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تھے۔ جس سے ہم کو اور وضاحت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ عمرؓ ناخواندہ انسان نہ تھے۔ عمرؓ ہی پہلا شخص تھا جس نے سنِ ہجری جاری کیا جو ۱۶ جولائی ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے۔ عمرو جرنیل جس نے اسکندریہ کا قلعہ سر کیا تھا۔ مطابق ابوالفرگس کے خود اپنے بیان کے۔ ایک عقلمند اور ذہین آدمی تھا۔ جو فلوپونس کی صحبت میں خوش ہوتا تھا۔ اب ہمیں یہ بھی علم ہے کہ عمرو کو خلیفہ عمرؓ کے حضور بہت رسوخ حاصل تھا۔ کیونکہ یہ اس کی اپنی مرضی تھی کہ اس نے فتح مصر کی طرف توجہ کی۔ گو خلیفہ عمر کا یہ خیال نہ تھا تو اب یہ معلوم کرنا آسان بات ہے۔ کہ اگر اسکندریہ میں کوئی کتب خانہ ہوتا۔ تو ضرور عمرو جیسا آدمی خلیفہ کے حضور اسکے قیام کی کوشش کرتا اور کامیاب ہوتا ۔

پھر اگر درحقیقت کتب خانہ مسلمانوں نے ہی تباہ کیا ہے تو یوحنا کی کتابیں سب سے پہلے تباہ کی جاتیں۔ لیکن اس کی سب کی سب تصنیفات ابھی تک دنیا کے پردے پر پائی جاتی ہیں اور اُنکے عربی ترجمے موجود ہیں پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ فلوپونس کی سوانح عمری لکھنے والوں میں سے کسی نے بھی اس واقع کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ انہوں نے اسکی کتب کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ اور ان کو پسند بھی کیا ہے۔ یہ دلیل بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ فلوپونس نے اپنی تمام تصنیفات کو کتب خانہ کی تباہی کے بعد پھر دوبارہ لکھ لیا ہوگا۔ کیونکہ یوحنا تو اسلامی فتح کے وقت پہلے ہی بہت عمر رسیدہ آدمی تھا اپنی زندگی کے اس تھوڑے سے عرصہ میں اسکے لئے اپنی ساری عمر کی بے شمار اور ضخیم تصانیف کا دوبارہ لکھنا ایک محال امر ہے (حضرت) خلیفہ عمرؓ کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ نہ تھا جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے ظاہر ہو جائیگا۔ نبی عربی اور اسکے پہلے چاروں خلفاء عربوں کے قبیلہ قریش میں سے تھے۔ وہ اہل قریش عربی اہل عرب میں سب سے زیادہ خاندانی اور عالم تھے۔ تجارت میں بھی وہ سب پر فوقیت رکھتے تھے۔ اور ہر ساتھ کی ریاست کے ساتھ اُن کے بڑے وسیع پیمانہ پر تاجرانہ تعلقات تھے۔ ایسی حالت میں کعبہ کی وجہ سے جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بعثت سے پہلے انہیں کے زیر انتظام تھا۔ عرب اقوام میں سے اور ہر ایک ایسے ملک سے جہاں صابی مذہب پھیلا ہوا تھا۔ اسکے پاس حاجیوں کا بڑا بھاری ہجوم سالانہ جمع ہوتا تھا۔ ایسی جگہ جہاں بہت سے اجنبی مقررہ وقتوں پر جمع ہوتے ہوں۔ قدرتاً وہاں شائستگی اور تہذیب پیدا ہو جاتی ہے۔ ان حاجیوں میں سے بہت سے لوگ اعلیٰ رتبہ کے ہوتے تھے۔ اور اُن تمام علوم سے واقف ہوتے تھے جو انکے ملک میں یا اس زمانہ کے لحاظ سے خاص ہوں انکے ایام میں بڑے بڑے میلے لگتے تھے اور جب وہ مذہبی فرائض سے کچھ فرصت پاتے تو ایسے وقتوں میں مختلف قسم کی مسرت بخش مشاغل میں وقت گذارتے رہتے۔

ان تمام میں سے نہایت ہی اعلیٰ کام علمی شغل سمجھا جاتا تھا ہر ایک آدمی کو نہ صرف اپنی ذاتی شہرت کا خیال ہوتا تھا بلکہ وہ اپنی کامیابی میں اپنی قوم اور قبیلہ کی فتح خیال کرتا تھا۔ نظم اور فصاحت کو پسند کیا جاتا تھا۔ اور انکی ملک میں مشق کی جاتی تھی۔ اور فصاحت ہر ایک بڑے آدمی کی تعلیم کا ضروری حصہ سمجھی جاتی تھی۔ اسی وجہ سے چھٹی صدی کے اخیر میں مقام عکاظ پر ایک مجلس قائم ہوئی۔ جہاں قابل لوگ علمی مقابلہ کرنے کے لئے آنے لگے۔ یہاں اُنکے علم کی لیاقت کا موازنہ سارے مجمع کے ذریعہ بغیر کسی کی رعایت کے ہوتا تھا۔ ان تمام قصیدوں میں سے جو نہایت ہی پسندیدہ ہوتا تھا اسے ریشمی کپڑے پر سنہری الفاظ پر لکھوا کر کعبہ کی دیوار پر لٹکا دیتے تھے اور یہ عزت کا سب سے بڑا نشان تھا جو کہ زباندان لوگوں کو عنایت کیا جاتا تھا ان قصیدوں کو معلقات یا مذہبات (سنہری) کہتے تھے۔ انمیں سے سات قصیدے تو یورپ کے بہت سے کتب خانوں میں بھی موجود ہیں۔ جو امرالقیس۔ طرافہ۔ زہیر۔ لبید۔ عنطرہ عمرو اور حارث کے لکھے ہوئے ہیں۔" یہاں اقتباس ختم ہوتا ہے۔ خلیفہ عمرؓ مذہبی تعصب میں بالکل اندھا ہو جانیوالا انسان نہ تھا اور نہ ہی اسکا زمانہ تعصب کا زمانہ تھا۔ مذہبی جوش کا شعلہ جو نبی نے روشن کیا تھا۔ پہلے چاروں خلفاء کیوقت میں پورے طور پر چمک رہا تھا ۔

فاضل گبن لکھتا ہے کہ اسلامی لڑائیوں کو نبی عربی نے جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا تھا۔ آپ کی زندگی کے مختلف واقعات میں سے آپکے خلفاء نے مذہبی آزادی کے اصول کا انتخاب کیا تا اسی طریق سے کفار کی طرف سے مقابلہ رک جائے ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

عالمگیر جنگ کے بعض تفصیلی حالات

یورپ کے شاہی خاندانوں میں پھوٹ

رشتہ داری جنگ کی نذر ہو گئی

جہاں یہ جنگ بہت سے اور دردناک حالات اپنے ساتھ لائی ہے وہاں اس نے یورپ کے شاہی خاندانوں میں بھی آپس میں تلوار چلا دی ہے۔ ہمارے بادشاہ جارج اپنے رشتہ کے بھائی قیصر کے مقابل پر ہیں اور آپکا بھتیجا ڈیوک آف سکس کوبرگ اور گوتھا جرمنی کی طرف سے لڑ رہا ہے۔ حالانکہ اسی ڈیوک کی ماں ڈچس آف البینی انگلستان میں انگریزی فوج کے زخمیوں اور مقتولوں کے لئے ریلیف فنڈ کا انتظام کر رہی ہے۔ ڈیوک آف برنزوک ملکہ الیگزنڈرا کا بھتیجا جرمنی کی طرف سے لڑنے کو نکلا ہے۔ حالانکہ اس کی دونو پھپھیاں بیوہ ملکہ روس اور ملکہ الیگزنڈرا متحدہ طاقتوں کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہیں۔ شہزادہ آرتھر آف کناٹ انگلستان کی طرف سے میدان کارزار میں جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ شہزادہ شالسوگ ہولسٹن ملکہ وکٹوریا کا پوتا اور شہزادہ کرسچین کا بیٹا اب تک جرمن سپاہ کا میجر رہا ہے لیکن اب برٹش سپاہ میں شامل ہے۔ اور اگر یونان کو اس لڑائی میں شامل ہونا پڑے تو ملکہ یونان قیصر کی بہن اپنے آپکو اپنے بہت سے رشتہ داروں کے مخالف کھڑی ہونے پر مجبور پائیگی۔ خاندان کناٹ میں بھی یگانگت نہیں ہے۔ بیگم کناٹ جرمنی کی شہزادی تھی۔ اس کی بڑی بیٹی سویڈن کے ولیعہد کی بیوی ہے جو ایک غیر جانبدار ملک ہے۔ گو وہاں جرمن کے لئے ہمدردی ظاہر کی جاتی ہے اسکی دوسری بیٹی شہزادی پٹریشیا برطانیہ کی خاطر کنیڈا میں جوش پھیلا رہی ہے۔ ملکہ روس ملکہ وکٹوریہ کی پوتی ہے۔ اور اس طرح شاہ جارج کی قریبی رشتہ دار ہے مگر تاہم اس کے بعض رشتہ دار جرمنی کی طرف سے مصروف پیکار ہیں ۔ (ڈیلی کرانیکل)

غیر جانبدار بھی ایک طرح جنگ میں اُلجھے ہوئے ہیں

ملکہ میری اور اس کے بھائیوں کا سابق ڈیوک آف ٹیک کے ذریعے سے آسٹریا کے ساتھ بہت نزدیک رشتہ ہے لیکن موجودہ ڈیوک اور اس کا بھائی انگریزی فوج میں ہیں ضمناً یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ جب تک جنگ نہ شروع ہوئی تھی آسٹریا کی طرف سے انگلستان میں سفیر کونٹ منز ڈارف ہی تھا جو شاہ جارج کا بہت قریبی رشتہ دار ہے وہ انگلستان اور سب جگہوں کی نسبت زیادہ خوش تھا جہاں وہ بہت سالوں تک ایک ملکی مدبّر رہ چکا تھا۔ خاندان کمبرلینڈ کی ہمدردی بھی بٹ گئی ہے کیونکہ بیگم کمبرلینڈ ملکہ الیگزنڈرا اور بیوہ ملکہ روس کی بہن ہے حالانکہ اس کا بیٹا بدل وجان جرمنی کے ساتھ ہے۔ سپین غیر جانبدار تو ضرور ہے۔ لیکن یہ بات ملکہ اینا کو پانچ سو پونڈ پرنس آف ویلز ریلیف فنڈ میں دینے سے نہیں روک سکتی وہ چندہ دینے سے باز نہ رہ سکی۔ کیونکہ وہ پرنس آف ویلز کی رشتہ میں بہن اور پرنس ہنری آف بیٹنبرگ کی لڑکی ہے۔

سپین کی طرح ڈنمارک ناروے ہالینڈ بھی غیر جانبدار ممالک ہیں۔ لیکن ان تمام ممالک کے شاہی خاندانوں کے رشتہ دار میدان کارزار میں موجود ہیں۔ ملکہ ناروے شاہ جارج کی بہن ہے۔ اسکے جذبات کو چھپانا مشکل ہے اس نے اپنے نارفوک کے گھر کا کچھ حصہ انگریزوں کے ہسپتال کے فنڈ میں دیدیا ہے۔

ڈنمارک کا بادشاہ اور ملکہ اور دیگر شہزادے اور شہزادیاں اپنے رشتہ داروں کو انگلستان ملنے کے لئے ابھی ابھی گئے تھے اِسلئے ضرور ہے کہ انکو اس جنگ میں بہت دلچسپی ہو۔ بہادر شاہی خاندان بلجیم کا ہمارے شاہی خاندان کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق ہے۔ پرتگال کے معزول شدہ بادشاہ نے اپنی خدمات شاہ جارج کو دی ہیں۔ اگرچہ اس کی بیوی کے رشتہ دار جرمنی کیطرف سے لڑائی میں شریک ہیں ۔ (ڈیلی کرانیکل)

ہلال اور صلیب کے مابین مصالحت

کیوں نہ ایجئین جزائر کو غیر متعلق علاقہ ظاہر کر کے ٹرکی کو دوست بنا لیا جائے۔ اس طرح پر جزائر کا آدھا حصہ ٹرکی کو دیدیا جائے اور آدھا یونان کو اور مسلمانوں اور عیسائیوں کو دو برابر حصوں میں رقبہ کے لحاظ سے تقسیم کر دیا جائے جھگڑے سے بچنے کے لئے زرخیزی سرزمین اعلیٰ بندرگاہ کے سوال کو نہ چھیڑا جائے۔ تقسیم اس طرح پر ہو کہ ڈارڈنلز کے قریب کے جزائر ٹرکی کو دیدیئے جائیں۔ اسکے بعد تمام جزائر کی آبادی کو مذہب کے لحاظ سے تقسیم کر دیا جائے۔ بعض جزائر میں تو ترک اور یونانی برابر ہی برابر ہیں لیکن بعض میں ایک قوم کی دوسرے دو کی نسبت ہے۔ جزائر میں نہ تو کوئی یونانی مسلمان ہے اور نہ کوئی ترک عیسائی ہے۔ ٹرکی تو نقل مکان کا کافی سے زیادہ عادی ہے۔ جزائر میں یونانیوں کے بت گھروں میں رکھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ بس اگر فیصلہ ہو جائے تو یہ تبدیلی صرف ۴۸ گھنٹے میں ہو سکتی ہے۔ جن کو نقصان پہنچ سکتا ہے وہ صرف چند تاجر ہیں لیکن اُن کے نقصان کی تلافی آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ اگر ٹرکی کو خاص طور پر وعدہ دیدیا جائے کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد اُسے دونو ڈریڈناٹ یا برابر کے بیٹل شپ دیدیئے جائینگے۔ تو اس کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم رہ سکتا ہے۔ اگر ایسی کسی بات کا جلد فیصلہ نہ کیا گیا تو وہاں پورے زور کے ساتھ جہاد کی آواز بلند ہوگی۔ اس معاملہ کی کامیابی کی کوئی صورت نکالنے کے لئے چاہیئے کہ اسے سر آرتھر نکلسن سکرٹری بیرونی معاملات کے ہاتھ میں دیدیا جائے جو کہ پچھلے دنوں میں پیرس میں بطور انگریزی سفیر کے مقرر ہوا۔ اسکی آخری سفارت پیٹرز برگ میں تھی۔ یہ قابل آدمی۔ قسطنطنیہ۔ قاہرہ ایتھنز۔ مراکش اور میڈرڈ میں باری باری رہ چکا ہے۔ اِسلئے بحیرہ روم کا وہ خوب واقف ہے ۔ (ڈیلی کرانیکل)

فہرست نومبائعین

اہلیہ صاحبہ کویا کٹی اڈپاگتہ صاحب کیسا نور۔ مالابار
ہمشیرہ صاحبہ مولوی علی احمد صاحب مترجم ہائیکورٹ الہ آباد
مستری غلام حسین صاحب۔ موزنگ۔ لاہور
مرزا غلام سردار صاحب روجہان تحصیل راجن پور (ڈیرہ غازیخان)
حافظ محمد رمضان صاحب موضع راما بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ
میاں نور محمد صاحب۔ بنگہ نواں شہر ضلع جالندھر
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
جمیل الدین صاحب احمدیہ بلڈنگز۔ لاہور
معراج الدین صاحب ہوشیارپور

مختصر نوٹ

انتظار کس کا ہے؟

یہود بے بہبود نے آجتک حضرت مسیح (ناصری) کو بھی نہیں مانا۔ رسول عربی (فداہ روحی) کا تو کیا ذکر؟ کیونکہ انکے نزدیک ایلیا نبی ہی ہنوز آسمان سے نہیں اترا۔ پھر نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو مانتے ہیں تو ہمارے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکی انہیں توفیق نہیں ملی اس لئے کہ عہد عتیق وجدید کی پیشگوئیاں ان کے پندار میں حضور پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ ان کے بعد اس قوم نے جو مسلمان کہلاتی ہے۔ باوجود بہت سے عظیم الشان نشانوں کے اس وقت تک حضرت مسیح موعود ؑ کو قبول نہیں کیا۔ اور آخر میں ان لوگوں نے جو احمدی قوم میں اکابر ملت بنے ہوئے تھے۔ باوجودیکہ حضرت خلیفۃ اول رضؓ کے ہاتھ پر بار بار بیعت کی۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کے وقت میں آن کے کچھ ایسی راہ پر قدم مارے کہ سرے سے خلافت کے ہی منکر ہو گئے۔ پسر موعود مصلح موعود اور قدرت ثانی کے سمجھنے میں وہ وہ خطرناک ٹھوکریں کھائیں کہ الامان۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح بلکہ خود حضرت مسیح موعود (علیہما السلام) پاک تحریروں اور تقریروں میں صدہا بین ثبوت اس خلافت حقہ کے مصدق ہیں۔ لیکن ہاں اے قوم احمدی تو تو ان منکرین کے کسی زمرہ میں بھی نہیں۔ برخلاف ازیں محض خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے تو ایمان کے سارے مدارج طے کئے ہوئے ہے۔ پھر تجھے اپنی اصلاح میں کیا تامل اور کون سے مامور کا انتظار ہے؟ خدارا آنکھیں کھولکر اپنے آپ کو پہچان تاکہ اپنے رب کو پہچان سکے تیری ترقی اور عروج وکمال کا تمام تر راز اس میں پنہاں ہے۔ کہ جاذب نصرت اعمال صالحہ میں بڑھ بڑھ کر قدم مارے۔ ورنہ تیرے پاس نہ جاہ وحشمت ہے نہ دولت وثروت نہ سیف وسنان سے تجھے کچھ سروکار کیونکہ تیرا مقدس پیشوا حبیب خدا کی پیشگوئی کے مطابق یضع الحرب کی تعمیل میں جنگ وجہاد کو بالائے طاق رکھکر براہین قاطعہ سے اسلام کا بول بالا کرنے آیا تھا۔ اور اپنا کام کر کے پیارے مولیٰ سے جا ملا۔ اب یہ تیرا کام ہے۔ کہ آپ کے اسوہ حسنہ سے فائدہ اٹھائے۔

دوگونہ اسوۂ حسنہ

مسیح موعود کی پیش نظر تو ایک ہی پاک نمونہ تھا جس کے آپ بروز ٹھہرے اور وہ سب کچھ کتابوں میں لکھا ہؤا ہم سب کے لئے بھی موجود ہے۔ لیکن کیسی خوش نصیبی ہے۔ اس قوم کی جس نے بروز مصطفےٰ صلعم کو شناخت کیا۔ اور ایک جیتے جاگتے نمونے سے فیضیاب ہونے کا موقعہ پایا۔ مگر ایک نہایت اہم ذمہ واری بھی ساتھ ہی اس قوم پر عاید ہو جاتی ہے۔ وہ کیا ہے؟ آہ! وہ بڑا بھاری بار امانت ہے۔ جسکے خیال سے بھی ایک غیر تمند طبع سلیم بحر تفکر میں غرق ہو جاتی ہے۔

دوستو! یہ کچھ کم جواب دہی ہے کہ ہمارے پیشوا نے تو اس ایک نمونہ سے جو اوراق کتب ہی میں ملتا تھا فائدہ اٹھا کر وہ قوت قدسی بڑھائی وہ پاک جذب پیدا کیا کہ لاکھوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ یار واغیار سب کو تسلیم ہے کہ احمد قادیانی کے پیرو چار پانچ لاکھ سے تجاوز ہو گئے اللھم زد فزد۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس کتابی نمونہ کیساتھ ہی زندہ نمونہ سے بھی استفادہ کر کے اس تعداد کا عشر عشیر کیا ہزاروں حصہ بھی اپنے میں جذب کریں۔ تو آج احمدی قوم کروڑوں تک پہنچ سکتی ہے۔

سارا جہان ہمارا

خشک لفاظیوں اور زبانی لن ترانیوں۔ کے متوالے جو رسول عربی کے نام لیوا کہلانے پر ہی پھولے نہیں سماتے! گر حضور ممدوح صلعم کی پیروی میں ادنیٰ تو ان سے کیا بن پڑیگا ایک ذرا عملی قربانی اپنی نفسانیت اور ہٹ دھرمی کی بھی کر سکتے! وہ کہتے ہیں یہ ہمارا وہ ہمارا۔ ہندوستان ہمارا بلکہ سارا جہان ہمارا۔ لیکن اے قوم احمد اگر تو اپنے مولیٰ کریم کیساتھ جیسا چاہیئے ویسا ہی صحیح دقوی رشتہ جوڑ لے۔ اور اپنا پورا پورا تزکیہ کر کے وہ پر زور کشش پیدا کرے۔ جو سچی اسلامی زندگی کا عدیم المثال پاک خاصہ ہے اور جسکی تسخیر کے تحیر خیز کارناموں سے اوراق تاریخ بھرے پڑے ہیں۔ تو خدا کے وعدوں کو وثوق سے یاد رکھ کہ سچ مچ سارا جہان تیرا ہے۔ اور انشاء اللہ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ جب تمام دنیا نے حق کو قبول کر لیا تو پھر اور چاہیئے کیا؟ یہی تیرا مقصود اعلیٰ ہو۔ اور یہی سارا جہان ہمارا کی تفسیر ہے۔ (احمد حسین فرید آبادی)

وصیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط میں محمد اسمٰعیل ولد دلیل احمد قوم آرائیں ساکن موضع منیلہ تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں × × × × × × × × × × × × ×

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی جملہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسواں حصہ بہشتی مقبرہ کے واسطے وصیت کرتا ہوں (۱) میرا کچھ روپیہ ریلوے پراوی ڈنٹ فنڈ میں جمع ہے (۲) اور کچھ میری زمین موضع مذکور میں ہے۔ جو میرے بھائیوں کیساتھ شامل ہے۔

افسران محکمہ ریل کو مناسب اطلاع دیدی گئی ہے۔

العبد

محمد اسمٰعیل پسر دلیل احمد سکنہ موضع منیلا تحصیل روپڑ ضلع انبالہ حال اسٹیشن ماسٹر بصیر پور مورخہ ۲۰۔ ستمبر ۱۹۱۴ء

گواہ شد

حبیب اللہ خان اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر بصیر پور مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۴ء

گواہ شد

عطا محمد انسپکٹر آف ورکس ریلوے پاک پٹن مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۴ء

بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی قلم سے وصیت نامہ مذکور کی پشت پر انگریزی میں بھی ترجمہ کر دیا ہؤا ہے۔

بابو محمد اسمٰعیل صاحب انجمن احمدیہ پاک پٹن کے ممبر ہیں۔ اتقاء اور اخلاص میں اپنا نمونہ آپ ہی ہیں۔ سلسلہ عالیہ کی سرگذشت ابتلاء عظیم میں آپنے اپنا چندہ ماہواری پہلے کی نسبت ڈیوڑھا کر دیا تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چونکہ آپ ریزرو دسٹ کے زمرہ میں شامل نہیں اسلئے آپ دوبارہ فیلڈ سروس کے لئے بلائے گئے ہیں۔ جاتے ہوئے وصیت نامہ خاکسار کے سپرد کر گئے ہیں۔ جملہ احمدی احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب کے واسطے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دردِ دل سے دعا فرمادیں کہ وہ اپنی ڈیوٹی کو کامیابی کیساتھ نبھا کر صحت اور سلامتی کی حالت میں واپس تشریف لاویں + خاکسار غلام احمد خان مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ پاک پٹن۔ شیخ حسین بخش صدر قانونگو ضلع منٹگمری نے بیعت کر لی ہے

دعوۃ الی الخیر

ولایت میں تبلیغ اسلام

چوہدری فتح محمد صاحب کا خط

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۴ء۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آقامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ آنکھوں کو بھی نسبتاً بہت آرام ہے کام ۶ گھنٹہ کے قریب ہر روز کرتا ہوں۔ لیکن کام دن بڑھتا جاتا ہے۔ واقفیت کے وسیع ہونے سے خط وکتابت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اور ملاقاتوں میں اکثر وقت خرچ ہوتا ہے جنگ کی وجہ سے قدرے رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے جاری ہو جاوے گی جرمن پیرس سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ تک پہونچ گئے تھے۔ لیکن اب پھر واپس ہو رہے ہیں اس لڑائی کی فتح یا شکست پر بہت کچھ منحصر ہے۔ میں نے ٹائمز روزانہ خرید نا شروع کر دیا ہے۔ آج کی ڈاک میں تین پرچے روانہ کرتا ہوں خیال ہے کہ اشتہار نکال دیا کروں تاکہ ڈاک محصول کم دینا پڑے۔

افریقہ میں جو شن روانہ کرنا ہے اسے روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مغربی افریقہ دائرہ جنگ سے بالکل باہر ہے۔ بحیرہ روم اور دوسرے افریقہ کے سمندر خطرہ سے بالکل باہر ہیں۔ امید ہے کہ مسٹر دوسی محمد صاحب کی طرف مولوی شیر علی صاحب نے خط لکھدیا ہوگا

گے سے لئے حضور دعا فرمادیں۔ اور دوسرے دوستوں کی خدمت میں بھی دعا کے لئے عرض ہے۔ لور پول میں بھی بعض لوگوں سے خط وکتابت شروع ہے۔

ریویو آف ریلیجنز کے لئے تین خریدار پیدا کئے ہیں لیکن اس میں بڑی مشکل یہ ہے کہ ۱۲ ستمبر ہو چکی ہے اور ابھی تک جولائی کا پرچہ نہیں پہنچا۔ مجھے تو اس دیری کی سمجھ نہیں آسکتی۔ آرٹیکل مہیا نہیں ہو سکتے یا مطبع کی مشکلات ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کا نوٹس جو قرآن شریف کے ترجمہ کے متعلق تھا۔ افریقن ریویو اور ریزپسٹ میں شایع کرا دیا ہے۔

عرب صاحب امریکہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ لڑکوں نے یہاں سے چندہ کر دیا تھا۔ جاتے وقت مجھ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ میاں محمد علی اور سب برادران خیریت سے ہیں۔ والسلام (فتح محمد)

گریٹن ہوس گلو روڈ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۴ء

میرے پیارے دوست

ڈیئر آپکے ساتھ گذارنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی میں اور میری بہن آپ کے بہت مشکور ہیں۔ ہم چارنگ کراس پر سواری تبدیل کرکے گھر پہنچے۔ اگر آپ ایکسپیر نٹو کلب میں جمعہ کو آسکتے ہیں تو میں بھی وہاں ہی ہونگا اس کا پتہ یہ ہے ۱۰ سینٹ برائڈز انسٹیٹیوٹ برائڈ لین لگٹ سرکس

آپ بلیک فیرز کا ٹکٹ لیں۔ یہ تقریباً پانچ منٹ کا سفر ہے۔ تقریباً ۷ بجے۔ آپ وہاں پہونچ جائیں۔ اس سے پیشتر نہیں۔ اگر آپ ہیومیٹی سائنس کے سامنے کوئی لیکچر دینا چاہتے ہوں تو میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں۔ آپ جیوئش کرانیکل فنیری سکیبر ای سی کو لکھیں۔ لنڈن میں چند یہودیوں کی ڈیبیٹنگ سوسائٹیاں ہیں۔ ان کے اجلاسوں کے نوٹس اس اخبار میں ہوتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ وہ آپ کو کچھ پتے بتلا دینگے۔ میں بخیریت ہوں۔ اور دعا ہے کہ آپ خیریت سے ہوں۔

(آپکا صادق۔ چارلس ایس شلائڈ)

تھیوسوفیکل سوسائٹی انگلینڈ اینڈ ویلز لنڈن) ۸ ستمبر ۱۹۱۴ء

مسٹر سیال

پیارے جناب

ہم اپنی لسٹ ونیں بھیجتے ہیں۔ اگر آپ لیکچر گاہوں کو ٹھہر کرنا چاہتے ہیں تو آپ جو کچھ بھیجنا چاہیں۔ اسکی ایک کاپی بھیجدیں۔ اور پھر اس معاملہ پر غور کیا جائیگا۔

چوہدری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے لسٹ بھیجدی ہے۔

ایپریل ریلیف فنڈ

۵۰۰ روپیہ قرض لیکر دیئے گئے تھے۔ ان میں سے اب تک ۱۱۱ روپے ۵ پانچ آنہ ۱۰۔ پائی وصول ہوئیں۔

۳۰ ستمبر تک وصول ہوا ۲۲۷ روپیہ ۵ آنہ ۱۰ پائی

یکم اکتوبر۔ ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ملٹری اسسٹنٹ سرجن کمپنیا برہما ۔۔ صہ ر

۳ جماعت گو لیکے معرفت جناب قاضی اکمل صاحب عہ ر

۵ جماعت ملتان معرفت میاں عبدالعزیز زرگر ہیعہ ر

۸۔ جماعت سمبڑیال ضلع سیالکوٹ معرفت جناب حسن محمد خانصاحب بدیں تفصیل:۔

حسن محمد خان ۱۲ عہ ر۔ ملک سراج الدین عہ ر میاں اللہ رکھا ۸ ر ملک سراج الدین ثانی عہ ر نواب دین ۸ ر ملک فیروز الدین سردار جان ساہوو الہ عہ ر محمد قاسم زرگر بیگو والہ عہ ر غلام محمد زرگر عہ ر لال دین زرگر عہ ر ۔۔ للعہ ر

منشی احمد حسن صاحب مدرس بگھرا ضلع مظفر نگر ۴ ر

چوہدری غلام مصطفےٰ خانصاحب پنشنر انسپکٹر پولیس جھنگ ۔۔

بابو محمد شفیع صاحب سب اوورسیر لاہور صوابی ضلع پشاور ۔۔

بابو عبدالعزیز صاحب

میزان ۲۶۴ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰

جن احمدیوں نے براہ راست چندہ دیا ہے

اس کی مقدار اب تک ۷۵۰ ۔ ۶ ۔ ۶ روپیہ ہو چکی ہے۔

(رشید الدین)